باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

گستاخانہ خاکے

اسباب اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا نور البشر محمد نور الحق
استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یہ حقیقت واضح کردی ہے کہ مخلوق کو دو بڑی قسموں میں منقسم کیا گیا ہے ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ﴾ (التغابن/۲)

اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا، سو تم میں کچھ لوگ کافر ہیں اور کچھ مومن۔

ان دونوں فریقوں کے درمیان کشمکش روزِ اوّل سے جاری وساری ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال اور اس کے اعوان کے خاتمہ تک جاری رہے گی۔

لہذا اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر اہل مغرب اور وہاں کے اشقیاء کی طرف سے حضور پُر نور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات والا صفات پر کیچڑ اچھالنے کی نامراد کوشش کی جارہی ہو، پیکرِ اخلاق اور مظہر رحمت کی صورت کو بگاڑ کر پیش کیا جارہا ہو تو یہ ان نامعلوم النسب بدبختوں کی طرف سے کوئی بعید نہیں۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کا ذمہ ربّ کائنات نے لیا ہے اور اعلان فرمایا ہے کہ آپ کے ساتھ بغض رکھنے والا ہی بے نام ونشان ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدۃ/۶۷)

اور اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ﴾ (الحجر/۹۵)

بلاشبہ ہم آپ کو استہزا کرنے والوں سے بچانے والے ہیں۔

نیز ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ (الکوثر/۳)

یعنی آپ کے ساتھ بغض رکھنے والا ہی دُم بریدہ اور بے نام ونشان ہوگا۔

یہ حاقدین ایڑی چوٹی کا زور لگالیں اور اپنے اندر کے گند کو جس طرح چاہیں نکال نکال کر اچھالیں تاہم محمد عربی ﷺ کی رفعتِ شان کا ڈنکا بجتا ہی رہے گا، ارشادِ خداوندی ہے

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الانشراح/۴) ہم نے آپ کے واسطے آپ کے ذکر کو بلند کردیا۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں "لا أذكر إلا ذكرت معي" یعنی جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا آپ کا ذکر بھی میرے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ اذان میں جہاں مؤذن اللہ کی وحدانیت والوہیت کی شہادت "أشهد أن لا إله إلا الله" کہہ کر دیتا ہے وہیں "أشهد أن محمداً رسول الله" کہہ کر آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتا ہے۔

اور یہ اذان کے کلمات جو اللہ کی بڑائی کے اعلان کے ساتھ حضور سرور عالم ﷺ کی رفعتِ شان کا مظہر بھی ہیں، چوبیس گھنٹوں میں کوئی ساعت ایسی نہیں جس میں دنیا کے کسی نہ کسی خطے میں ان کی گونج بلند نہ ہوتی ہو۔

شاہِ یمن ابرہہ نے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی اور مکہ والوں کے اونٹوں پر قبضہ کرلیا، عبدالمطلب نے اس سے اپنے اونٹوں کے چھڑانے کی بات کی تو اسے بہت تعجب ہوا، کہنے لگا کہ تم عجیب سردار ہو! میں تمہارے معبد اور مقدس ترین مقام کو ڈھانے آیا ہوں اور تم ہو کہ اس کا ذکر تک نہیں کرتے، فکر ہے تو صرف اپنے اونٹوں کی؟! عبدالمطلب نے پُریقین لہجے میں جواب دیا کہ اونٹوں کا مالک میں ہوں اس لئے میں اونٹوں کی بات کررہا ہوں، جبکہ بیت اللہ کا محافظ اس گھر کا مالک ہے "وإن للبيت رباً يحميه" اس بیت کا ایک رب موجود ہے جو اس کی حفاظت خود کرے گا۔

عبدالمطلب کے پُرعزم اور پُریقین لہجہ نے اثر دکھایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت کا انتظام کردیا اور اس کی طرف بڑھنے والے بدبختوں کو نشانِ عبرت بنادیا۔

حضور اکرم ﷺ کی عظمتِ شان کے رکھوالے تو خود اللہ جل شانہ ہیں آپ کی عظمت کو گہنانے والا کون ہوسکتا ہے؟ آج تک تاریخ شاہد ہے کہ جس کسی نے آپ کی عظمتِ شان پر انگلی اٹھانے کی کوشش کی ہے وہ عبرت کا نشان بن کررہا ہے۔

اہلِ یورپ اور صلیب کے پجاری، یہود وہنود، دراصل حضور اکرم ﷺ کی توہین اور آپ کی شان میں گستاخی

نہیں کر رہے ہیں، بلکہ ساٹھ کے قریب مسلم ممالک کے سوا ارب سے زیادہ مسلمانوں کے ایمان کا امتحان لے رہے ہیں۔آہ! آہ! "ردۃ ولا أبا بکر لها" آج "ارتداد" کا بازار گرم ہو رہا ہے لیکن ہم میں کوئی ابوبکر نہیں جو اہلِ ارتداد کی سرکوبی کر سکے، آج کوئی یوسف بن تاشفین نہیں جو صلیبیوں کو راہِ راست پر لا سکے، آج کوئی ہم میں صلاح الدین نہیں جو امت کی شیرازہ بندی کر کے مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کو واپس لا کر غیر مسلموں کو اسلام کی آفاقی رحم دلی کا سبق دے سکے۔

قارئین گرامی! ہمارا پختہ یقین ہے اور اس بات میں ذرہ برابر شک نہیں کہ یورپ کے ان دریدہ دہنوں کی سرکوبی اور ان کو نشانِ عبرت بنانے کے لئے اللہ جل شانہ نے انتظام ضرور کرلیا ہے اور ان کا عبرت ناک انجام انشاء اللہ جلد از جلد پوری دنیا کے سامنے آجائے گا۔

لیکن ایسے ناپاک واقعات کی ان نسلی پلیدوں کو جرأت کیسے ہو رہی ہے؟ اور اس میں ہمارا کردار کیا ہونا چاہئے؟

اس بات میں دو آراء نہیں ہو سکتیں کہ ان حرامی النسل یورپیوں کو اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہے کہ محمد عربی ﷺ کے یہ امتی کہلانے والے حقیقۃً امتی ہی نہیں ہیں، کیونکہ ایک عرصۂ دراز سے کافروں کی طرف سے جو مسلمانوں پر مسلسل یلغار ہے اس کے نتیجہ میں ان کی شناخت ختم ہو کے رہ گئی ہے۔اب یہ جھاگ کی مانند ہیں، ان میں کسی قسم کی قوت رہی نہیں۔

مادی طاقت تو اس طرح سلب کر لی کہ اہل یورپ اور کفار نے ٹیکنالوجی کی دنیا میں اپنا ہولڈ قائم کیا، مہلک ترین اسلحہ کی ایجاد کی اور ان کے بے تحاشا ذخائر جمع کر لئے، جبکہ مسلمان نوجوانوں کے ہاتھوں میں کرکٹ کا بلا اور ہاکی کے ڈنڈے تھما دئے۔

روحانی اعتبار سے ان مسلمان نوجوانوں کے دلوں کے اندر سے محمد عربی ﷺ کی محبت کو کھرچنے کے لئے ان کو رقص وسرود، موسیقی کے آلات اور عیش وطرب کا رسیا کر دیا، اس سلسلہ میں جس قدر شیطانی حربے، شراب وشباب کی صورت میں ممکن تھے وہ سارے آزمائے گئے اور مسلسل آزماتے جا رہے ہیں، نتیجہ یہ کہ مسلمان نوجوان اپنے رب کی معرفت سے بھی ناآشنا ہو گیا، چہ جائیکہ محمد عربی روحی فداہ کی عظمت کا محافظ ہوتا۔

یہی مسلمان ہے جو دعوی کی حد تک اپنے نبی پر جان تک دینے کے لئے تیار ہے، تاہم نبی کی شکل وصورت اسے گوارا نہیں، یہی وجہ ہے کہ ڈاڑھی منڈانے اور کترانے کی بدترین عادت جو نبی کریم ﷺ کے دل پر آرے چلانے کے مترادف ہے اس پر اس طرح کاربند ہوتا ہے کہ مرتے دم تک جان نہیں چھوٹتی، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "أعفوا اللحی وأحفوا الشوارب" (سنن النسائی، کتاب الزینۃ، باب إحفاء

الشارب) (ڈاڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو منڈاؤ) لیکن مسلمان نوجوان، جوان اور بوڑھے، عالمِ نزع تک شیو کی عادت نہیں چھوڑتے۔

اسی طرح نبی پاک ﷺ نے کس قدر واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے "ماأسفل من الكعبين من الإزار ففي النار" (صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب ماأسفل من الكعبين فهو في النار)

یعنی ٹخنوں سے نیچے ازار کا جو حصہ لٹکے گا، ٹخنوں کا وہ حصہ جہنم میں جائے گا۔

نیز فرمایا" من جرّ ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة " (صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب قول النبي ﷺ لو كنت متخذاً خليلا)

جس شخص نے بھی بڑائی اور تکبر کے ساتھ اپنے کپڑوں کو لٹکایا ہوگا اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت سے ایسے شخص کو نہیں دیکھیں گے۔

ذرا اپنا اور اپنے اردگرد کا جائزہ لے کر دیکھئے کہ ہم کس قدر تضاد سے پُر ماحول میں رہتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

تعصى الإله وأنت تظهر حبه ‏ ‏ هذا محال في القياس بديع

لو كان حبك صادقا لأطعته ‏ ‏ إن المحب لمن يحب مطيع

یعنی ایک طرف اظہارِ محبت بھی ہے، دوسری طرف اللہ کی نافرمانی بھی، یہ کیا عجیب کہانی ہے!!! اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو اس کی اطاعت ضروری کرتے، کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا فرمانبردار ضرور ہوتا ہے۔

اللہ جل شانہ نے یہ اعلان فرمادیا کہ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

(المائدة/٥٤)

اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھرے گا تو اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کردیں گے جن سے وہ محبت کریں گے اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔ اہل ایمان کے سامنے متواضع اور ان کے حق میں نرم ہوں گے، جبکہ کافروں کے حق میں بڑے سخت ہوں گے، وہ اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے، ان کو کسی ملامت گر کی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ. (محمد/۳۸)

اگر تم روگردانی کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے بجائے دوسری قوم پیدا کردے گا، وہ تمہاری طرح نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مستغنی ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، یہ دین محفوظ رہے گا، دین کی حفاظت کے لئے ہماری ضرورت اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے، البتہ ہمارا اپنی حفاظت کے لئے اور اپنی سعادت کے لئے دین کے ساتھ وابستہ رہنا اور دین کی نصرت کے لئے کمربستہ رہنا ضروری ہے، شیطان اور نفس کے حملوں سے بچ کر اپنے آپ کو دین کے دائرہ کے اندر رکھنا لازمی ہے۔

اس سلسلہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ محبت اور غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر طبقہ، ہر جماعت اور ہر شخص اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں اپنی اپنی بساط کی حد تک کوشش کرے۔

۱۔ مسلم ممالک کے حکمرانوں کو چاہئے کہ فوراً بلا تامل بغیر کسی ادنیٰ پس وپیش کے ان گستاخ ممالک سے سفارتی تعلقات مکمل طور پر منقطع کرلیں، یہ دینی وملی فریضہ ہونے کے ساتھ ساتھ غیرت کا بھی تقاضا ہے۔

۲۔ غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری اس مرحلہ میں بہت نازک بھی ہوجاتی ہے اور بڑھ بھی جاتی ہے، ان کے ذمہ لازم ہے کہ وہاں حتی المقدور کوشش صرف کرکے حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور کردار کو اجاگر کریں، اس سلسلہ میں کسی قسم کا مرعوبانہ موقف اختیار نہ کیا جائے۔

۳۔ غیر مسلموں، صلیبیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کو اس قسم کی گستاخی کی ہمت اس لئے بھی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے اندر ایک طبقہ "رواداری"، "چشم پوشی" اور "مصلحت اندیشی" کی آڑ میں بے غیرتی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اہل مغرب کی ہر گستاخی اور اہانت آمیز رویہ کی کوئی نہ کوئی توجیہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، کم ازکم اس بات پر زور دیتا ہے کہ ایسی گستاخانہ کارروائیوں پر کسی ردّعمل کی ضرورت نہیں، بات چیت اور مذاکرات کے ذریعہ مسائل کو حل کیا جائے، یہ اور اس قسم کے خوش نما عنوانات کے تحت دوغلی پالیسی اپناتے ہیں۔ ایسوں کو....... اگر وہ مسلمان ہیں تو........ یقین رکھنا چاہئے کہ یہ کفار جو کچھ ظاہر کررہے ہیں ان کے دل میں اس سے کہیں زیادہ بغض ہے اس لئے مذاکرات اور کانفرنسوں کے ذریعہ ان کا سدّ باب ممکن نہیں، اس کا سدّ باب تو ایسے کرداروں کو نشانِ عبرت بنا کر ہی ممکن ہے، نیز آپ کی سیرت پر خود بھی عمل کرکے اور دوسروں کو ہدایت پر لاکر ہی ہوسکتا ہے۔

☆☆☆